Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (آل عمران ۷۴)

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم۔ منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲ ذیقعدہ ۱۳۸۸ھ | ۲۱ صلح ۱۳۴۸ ہش | ۲۱ جنوری ۶۹ء | نمبر ۱۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق قطع کر لے

ہر محبت کرنیوالے سے زیادہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے

"مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لیوے۔ اس کو تو حکم تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کے لئے ہو جاتا اور صادقوں کے ساتھ ہو جاتا مگر وہ ہوا و ہوس کا بندہ بن کر رہا اور شریروں اور دشمنانِ خدا اور رسولؐ سے موافقت کرتا رہا۔ گویا اس نے اپنے طرزِ عمل سے دکھا دیا کہ خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ یہ ایک عادت اللہ ہے کہ انسان جدھر قدم اٹھاتا ہے اس کی مخالف جانب سے وہ دُور ہوتا جاتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الگ ہو کر اگر ہوا و ہوسِ نفسانی کا بندہ ہوتا ہے تو خدا اس سے دُور ہوتا جاتا ہے اور جوں جوں اِدھر تعلقات بڑھتے ہیں اُدھر کم ہوتے ہیں۔ یہ مشہور بات ہے کہ دل را بدل رہیست۔

پس اگر خدا تعالیٰ سے عملی طور پر بیزاری ظاہر کرتا ہے تو سمجھ لے کہ خدا تعالیٰ بھی اس سے بیزار ہے اور اگر خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور پانی کی طرح اس کی طرف جھکتا ہے تو سمجھ لے کہ وہ مہربان ہے ہر محبت کرنے والے سے زیادہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔ وہ وہ خدا ہے کہ اپنے محبوں پر برکات نازل کرتا ہے اور ان کو محسوس کرا دیتا ہے کہ خدا ان کے ساتھ ہے۔ یہاں تک کہ ان کے کلام میں اور ان کے لبوں میں برکت رکھ دیتا ہے اور لوگ ان کے کپڑوں اور ان کی ہر بات سے برکت پاتے ہیں۔ امتِ محمدیہ میں اس کا بیّن ثبوت اس وقت تک موجود ہے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

اخبار احمدیہ

۵۔ ربوہ ۲۰ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

۵۔ ربوہ ۲۰ صلح۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو اب کھانسی سے تو بفضلہ تعالیٰ آرام ہے۔ لیکن گزشتہ رات سے سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین۔

۵۔ ربوہ ۲۰ صلح۔ محترم جناب ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ تاہم ابھی کمزوری بہت ہے۔ اور کھانسی کی تکلیف بھی چل رہی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۵۔ سلسلہ احمدیہ کے دیرینہ خادم اور مشہور مصنف محترم (حال) ملک فضل حسین صاحب لمبے عرصہ سے پاؤں پر ناسور کی تکلیف سے بیمار چلے آتے ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ و احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

۵۔ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کا ارشاد ہے کہ "امانت فنڈ تحریکِ جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔"

(افسر امانت تحریکِ جدید)

جعفر احمد خاں سلمہٗ کی صحت کے متعلق اطلاع

احباب کامل و عاجل صحت یابی کیلئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں

عزیز جعفر احمد خاں سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق لاہور سے آج ۲۰ صلح کی اطلاع مظہر ہے کہ اب ٹمپریچر تو نہیں ہے۔ اور بظاہر غنودگی بھی دور ہو چکی ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے، حتیٰ کہ بات بھی نہیں کر سکتے۔ جس کی وجہ سے بہت تشویش ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا قادر و شافی خدا اپنے فضل و رحم سے عزیز موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور کامل تندرستی و توانائی کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ صلح ۱۳۴۸ ہش

استغفار

(۳)

گزشتہ اداریہ میں ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے واضح کیا ہے کہ استغفار ہر وقت پڑھنا کیوں ضروری ہے۔ آپ نے وضاحت فرمائی ہے کہ دراصل استغفار انسان کی روحانی ترقی کے لئے ضروری ہے اس کے معنی صرف یہ نہیں ہیں کہ ہم اپنے گزشتہ گناہوں کی معافی مانگتے ہیں بلکہ اس سے یہ غرض ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ سے آئندہ گناہ سے بچنے کی بھی توفیق مانگتے ہیں اور جیسا کہ دعا میں سکھایا گیا ہے۔

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

(بقرہ ۲۸۶)

یعنی اے ہمارے رب ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا کہ اگلوں پر ڈالا گیا اور نہ ایسا بوجھ ڈالیو جس کو برداشت کرنے کی ہم کو طاقت نہیں۔ کیجیو ہم سے درگذر کیجیو اور ہم کو بخش دیجیو اور ہم پر رحم کیجیو تو ہمارا آقا ہے اور کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد۔

ان الفاظ میں ہم کو آئندہ ہر قسم کی سختی اور گناہ سے بچنے کی دعا سکھلائی گئی ہے۔ دراصل یہی دعا استغفار کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے ہر وقت استغفار پڑھنا ضروری ہے۔ کیونکہ انسان سے ایسے گناہ بھی سرزد ہو جاتے ہیں۔ جن کا خود اس کو علم نہیں ہوتا۔ جو ہماری روحانی ترقی کے راستہ میں روک بن جاتے ہیں۔

الغرض استغفار ایک دائمی وظیفہ ہے جو ہر مسلمان کو ہر حال میں جاری رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی امداد کے بغیر ہم روحانیت میں بھی کوئی ترقی نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور اس میں بھی تیری مدد مانگتے ہیں۔ گویا ہماری روحانی ترقی بھی اللہ تعالےٰ کی امداد کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس لئے ہمیں ہر وقت استغفار پڑھتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ ہم ترقی کی منازل اللہ تعالےٰ کی مدد کے ساتھ طے کرتے چلے جائیں۔ اور اس مقصود کو حاصل کر لیں جو اللہ تعالےٰ نے ان دنوں کے لئے مقرر فرمایا ہے۔

اس کے خلاف "توبہ" عموماً گزشتہ گناہوں کے متعلق ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ دعا میں سکھاتا ہے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا

یعنی اے ہمارے رب ہمارے گناہ معاف کر دے۔ ہمیں ان کی سزا نہ دیجیو اور ہماری خطاؤں کو جو ہم کر چکے ہیں۔ ان کو نظر انداز کر دیجیو۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ توبہ کوئی بچوں کا کھیل نہیں ہے۔ کہ کبھی گناہ کر لیا اور پھر توبہ کر لی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام "توبہ" کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہاں توبہ کے یہ معنی نہیں ہیں کہ انسان زبان سے توبہ توبہ کہہ لیوے بلکہ ایک شخص تائب اس وقت کہا جاتا ہے کہ گزشتہ حالت پر سچے دل سے نادم ہو کر آئندہ کے لئے وعدہ کرتا ہے کہ پھر یہ کام نہ کرے گا۔ اور اپنے اندر تبدیلی کرتا ہے۔ اور جن شہوات عادات وغیرہ کا وہ عادی ہوتا ہے۔ ان کو چھوڑتا ہے اور تمام یار دوست گلی کوچے اسے ترک کرنے پڑتے ہیں کہ جن کا معاصی کی حالت میں اس سے تعلق تھا گویا توبہ ایک موت ہے جو وہ اپنے اوپر وارد کرتا ہے۔ جب ایسی حالت میں وہ خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور یہ اس لئے ہے کہ گناہ کے ارتکاب میں ایک حصہ قضا و قدر کا ہے کہ بعض اندرونی اعضاء اور قویٰ کی ساخت اس قسم کی ہوتی ہے کہ انسان سے گناہ سرزد ہو۔ پس اس لئے ضروری تھا کہ ارتکاب معاصی میں جس قدر حصہ قضا و قدر کا ہے اس میں خدا تعالےٰ رعایت دیوے اور اس بندے کی توبہ قبول کرے اور اسی لئے اس کا نام تواب ہے" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۳۴)

اس سے واضح ہے کہ حقیقی توبہ نہایت مشکل چیز ہے اور جو شخص اس کو کھیل سمجھتا ہے وہ اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ توبہ کی مثال تو ایسی ہی ہے۔ جیسے ایک بہتے ہوئے دریا کا رخ موڑ دیا جائے۔ یہ ایک موت ہے جو ہم اپنی پہلی گنہگار زندگی پر وارد کرتے ہیں۔ اور نئی زندگی شروع کرتے ہیں۔

کفر و الحاد کی اب جان پہ بن آئی ہے

آج ربوہ میں جو مخلوقِ خدا آئی ہے
یہ ترے حسن کی احسان کی شیدائی ہے

ابتدا یہ تھی کہ جلسے میں پچھتر تھے نفوس
اب یہ عالم ہے کہ عالم ہی تماشائی ہے

باغِ احمد میں جو یہ بادِ صبا آئی ہے
پھر یہ پیراہنِ یوسف کی خبر لائی ہے

ناصرِ دین کی اک ضربِ یدِ الٰہی سے
کفر و الحاد کی اب جان پہ بن آئی ہے

ہے یہی مہدیٔ موعود کے آنے کی دلیل
غلبۂ دین ہے، تثلیث کی پسپائی ہے

حوصلے آپ بصد شوق نکالیں دل کے
ہم نے بھی دین پہ مٹنے کی قسم کھائی ہے

تو کریم اور ترا احمدِ مرسل بھی کریم
"دو کریموں میں گنہگار کی بن آئی ہے"

یادِ محمودؓ میں باقی ہے کہاں صبر و شکیب
دل بھی غمگین ہے اور آنکھ بھی بھر آئی ہے

جس نے سیراب کیا گلشنِ ربوہ کو شکیب
اٹھ کے وہ وادیٔ طیبہ سے گھٹا آئی ہے

(ارشاد احمد شکیب ایم۔ اے۔ جیکب آباد)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
— اخبار الفضل —
خود خرید کر پڑھے۔

مشرقِ بعید کا تبلیغی جائزہ

(تقریر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بر موقع جلسہ سالانہ ۶۸ء)

(قسط نمبر ۳)

اب میں بعض ان ممالک کا ذکر کرونگا جن میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے باقاعدہ مشن قائم ہیں اور نہایت فعال اور مخلص جماعتیں ہیں اور حتی الوسع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیوں میں عملی نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ یہ ممالک ملیشیا سنگاپور اور انڈونیشیا کے ملک ہیں۔ ملیشیا جو انگریزی عملداری میں سنگاپور اور ملایا پر مشتمل تھا اب دو خود مختار ملک ہو چکے ہیں۔ اس تقسیم کے بعد سے سنگاپور علیحدہ مشن ہے اور ملیشیا علیحدہ۔

سنگاپور کی احمدی جماعتیں

سب سے اوّل سنگاپور میں جماعت قائم ہوئی اور اس کے بعد جیرام کے قصبہ میں۔ جو اب ملیشیا کا حصہ ہے سنگاپور میں جماعت ۱۹۳۵ء سے قائم ہے اور جیرام میں جو ریاست سیلانگور میں ہے ۱۹۵۰ء میں جماعت قائم ہوئی تھی۔ اس سفر میں مجھے کوالالمپور۔ کیلانگ اور جیرام جانے کا اتفاق ہوا۔ اور تینوں جگہ خدا تعالےٰ کے فضل سے مخلص جماعتیں موجود ہیں۔

انڈونیشیا کا دورہ

ان ممالک کے دورہ کے بعد انڈونیشیا کا دورہ کرنے کا موقع ملا۔ انڈونیشیا میں جاوا اور سماٹرا کے علاوہ بعض اور جزائر میں بھی جماعتیں ہیں اور یہ سب حتی الوسع تبلیغ اور تربیت کے کام میں مشغول رہتی ہیں۔ ملیشیا اور انڈونیشیا میں بعض مذہبی اور سیاسی لیڈروں سے بھی ملاقات کا موقع ملا۔ ان میں سے دو کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں سے ایک ڈاکٹر محمد حسنؔ صاحب ہیں جنہوں نے تحریک آزادی میں بہت نمایاں خدمات سرانجام دی تھیں اور جب انڈونیشیا کو آزادی ملی تو ڈاکٹر صاحب موصوف حکومتِ انڈونیشیا کے نائب پریذیڈنٹ مقرر ہوئے اور اس عہدہ پر چند سال کام کرتے رہے لیکن ڈاکٹر سکارنو صاحب سے بعض اختلافات کی وجہ سے یہ حکومت سے علیحدہ ہو گئے۔ یہ علمی آدمی ہیں اور مذہب میں بھی دلچسپی رکھتے ہیں۔ ہماری جماعت کا لٹریچر بھی شوق سے پڑھتے ہیں۔ ملاقات کے وقت ڈاکٹر صاحب نے ذکر کیا کہ ہماری جماعت کی طرف سے شائع کردہ تفسیر قرآن انگریزی کی ان کے پاس ایک جلد کے سوا سب جلدیں موجود ہیں اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ ان کو یہ جلد بھی اگر ہو سکے تو بھجوا دی جائے۔ ربوہ واپس آتے ہی ان کو یہ جلد بھجوا دی گئی تھی جو ان کو پہنچ چکی ہے اور اس کی رسیدگی کی اطلاع بھی ان کی طرف سے مجھے مل گئی ہے ڈاکٹر صاحب موصوف جماعت کی علمی خدمات کے بھی معترف ہیں۔ اور بہت شوق سے تفسیر کا مطالعہ کرتے ہیں جس کا خود انہوں نے ذکر کیا۔

دوسرے لیڈر جن کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ جنرل ناسوتین صاحب ہیں جو انڈونیشیا کی قانون ساز اسمبلی کے صدر ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ ملک کے اندر ان کا بہت اثر ہے ان سے ملاقات کے دوران انڈونیشیا میں کمیونسٹ پارٹی کی کوششوں اور اثر کا بھی ذکر ہوا تو کہنے لگے کہ ہم نے ایسے قوانین وضع کر دئے ہیں کہ اب کمیونزم کو اس ملک میں پنپنے کا موقع نہیں ملے گا میں نے ان سے کہا کہ یہ درست ہے لیکن یہ اصل علاج نہیں۔ قوانین سے ظاہر میں تو یہ لوگ دب جائیں گے لیکن دل کے خیالات کو قوانین نہیں بدلا کرتے۔ کمیونزم ایک Ideology ہے اور اس کا توڑ اور اس کا مقابلہ تو ایک بہتر Ideology ہی کر سکتی ہے اور وہ اسلام ہے اگر صحیح اسلام اور صحیح اسلامی تعلیم لوگوں کے سامنے پیش کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ کمیونزم سے بیزار نہ ہو جائیں اس لئے اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہماری جماعت اس بارہ میں پورے تعاون کے لئے تیار ہے اور ہم ایسا لٹریچر مہیا کر سکتے ہیں جو اس زہر کا تریاق ہے۔

اور بھی بعض لیڈروں سے ملاقاتیں ہوئیں لیکن جن دو کا میں نے ذکر کیا ہے وہ اس غرض سے ہے کہ جماعتی لحاظ سے یہ دونوں جماعت کی دلچسپی کا موجب ہوں گی۔

ملاقاتوں کے علاوہ پریس اور ٹیلیویژن کے ذریعہ جماعتوں کے خیالات اور تعلیم پہنچانے کا بھی موقع ملا۔ بانڈونگ میں جو جاوا کا ایک مشہور شہر ہے پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں جماعت احمدیہ کے معتقدات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ۔ جماعت کی اسلامی خدمات اور دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے اسلامی مشنز کے متعلق تفاصیل بیان کی گئیں۔ پریس کے نمائندوں نے متعدد سوالات بھی کئے جن میں ایک سوال یہ تھا کہ آپ ۱۹۶۳ء میں انڈونیشیا آئے تھے اس وقت سے لے کر اب تک کے عرصہ میں آپ کو انڈونیشیا میں مذہبی رواداری میں کچھ فرق لگا ہے یا نہیں۔ میں نے جواب میں کہا کہ یقیناً لگا ہے اور اس کا ایک ثبوت تو آپ لوگ ہیں جو پریس کے نمائندے ہیں اور اس کانفرنس میں شریک ہوئے ہیں کیونکہ ۱۹۶۳ء میں کوئی پریس کانفرنس منعقد نہیں کی جا سکی تھی۔ بعض اخبارات نے اس پریس کانفرنس کو شائع کیا اور اس طرح محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کا پیغام بہت سے لوگوں تک پہنچا۔

ٹیلی ویژن

یہ پہلا موقع تھا کہ انڈونیشیا کے ٹیلی ویژن پر جماعت کی کسی تقریب کو ٹیلی وائز کیا گیا۔ جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کا جلسہ سالانہ ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر کو جاکرتہہ میں منعقد ہوا۔ ۲۳ تاریخ کی شام کو جماعت کی طرف سے استقبالیہ دیا گیا جس میں بعض غیر ملکی سفارتی نمائندے اور دوسرے غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے اس تقریب پر ایڈریس کے بعد میری انگریزی میں تقریر تھی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ اور تعلیم نیز جماعتِ احمدیہ کی مختلف ممالک میں تبلیغی کوششوں کا اختصار سے ذکر تھا۔ اس تقریب کو ٹیلی ویژن کے محکمہ نے ریکارڈ کیا۔ تقریر کے بعد اسی ہال میں اس موقع پر بعض دوستوں نے بیعت کی اور بیعت کا یہ نظارہ بھی ٹیلی ویژن والوں نے ریکارڈ کیا اور یہ ساری فلم ۲۴ تاریخ کی شام کو ۸ بجے "اس ہفتہ کے اہم واقعات" کے پروگرام کے تحت ٹیلی وائز کی گئی۔ ٹیلی ویژن پر جب یہ الفاظ کہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

نیز یہ الفاظ کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کروں گا۔ نیز یہ کہ میں دین کو دُنیا پر مقدم رکھوں گا۔ بیعت کے نظارہ کے ساتھ گونج رہے ہوں گے تو آپ تصور کر سکتے ہیں کہ ان ہزاروں بلکہ لاکھوں انسانوں تک جنہوں نے یہ پروگرام دیکھا ایک نہایت موثر رنگ میں احمدیت کی تعلیم اور معتقدات پہنچے۔ اور اس طرح بہت سے دلوں سے ان غلط فہمیوں کے ازالہ کا موجب ہوئے جو معاندین کی طرف سے ہمارے خلاف پھیلائی جاتی ہیں۔

اس کے بعد ۲۹ اکتوبر کو دوبارہ یہی پروگرام "گزشتہ ہفتہ کے اہم واقعات" کے پروگرام کے تحت نشر کیا گیا۔ اس مرتبہ پہلے پروگرام کی نسبت زیادہ دیر تک میری تقریر کا حصہ دکھایا گیا جس کے ساتھ اناؤنسر کی طرف سے یہ ریمارکس تھے کہ

"۲۳ اکتوبر کو جماعتِ احمدیہ کی Reception میں وکیل التبشیر نے علاوہ اور امور کے یہ بیان کیا کہ جماعتِ احمدیہ کے بانی نے قرآنِ کریم سے یہ ثابت کر کے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے اپنے وقت پر دُنیا کی ہر قوم میں اپنے نبی اور پیغمبر مبعوث فرماتا رہا ہے اور ایسے فرستادہ زمانہ کی طرف سے دنیا کے لئے بھلائی کا پیغام لاتے رہے ہیں۔ پس اسلام نے یہ نکتہ پیش کر کے دنیا میں ایک بین الاقوامی اخوّت قائم کی ہے اور مختلف انبیاء کی عزّت و احترام

کو قائم کر کے ایک انٹرنیشنل امن کی بنیاد رکھی ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ مذہب کی بناء پر ایک دوسرے سے جھگڑے کئے جائیں اور فسادات کئے جائیں۔"

وکیل التبشیر نے مزید کہا کہ

"اسلام مذہبی رواداری کی تعلیم دیتا ہے۔"

مخلص احمدی جماعتیں

انڈونیشیا میں قیام کے دوران جاکرتہ کے علاوہ بعض اور شہروں کے دورہ کا بھی موقع ملا جن میں بوگر۔ چی آنجور۔ بانڈونگ۔ گادوت۔ چی ماہی۔ وانہ سگرا۔ سنگاپرنا اور تاسک ملایا کی جماعتیں شامل ہیں۔ سنگاپرنا کی جماعت ڈسٹرکٹ تاسک ملایا کی ابتدائی جماعت ہے۔ یہاں کے احمدی احباب کو قبولِ حق کے بعد شدید مصائب کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اور ان کا مکمل بائیکاٹ کیا گیا تھا۔ جاپانی حکومت کے دور میں علماء کی طرف سے جاپانی حکام کو متواتر شکایات پہنچائی گئیں کہ یہ لوگ انگریزوں کے جاسوس ہیں اور اس علاقہ میں ایک منظم سازش کے ذریعہ بغاوت کرانے کا پروگرام مرتب کر رہے ہیں۔ اس بناء پر جاپانی حکومت نے سنگاپرنا اور تاسک ملایا کے چیدہ چیدہ احمدی احباب اور مبلغینِ جماعت کو جو اس علاقہ میں کام کر رہے تھے۔ یعنی ملک عزیز احمد صاحب مرحوم اور مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری کو قید کر لیا۔ اور بانڈونگ کے اُس جاپانی قید خانہ میں ڈالا گیا جس کے متعلق اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ جو شخص بھی وہاں قید کیا گیا وہ ہمیشہ کے لئے لاپتہ ہو گیا۔ اس قید خانہ میں جو مظالم ڈھائے جاتے تھے ان کو سُن کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن اللہ تعالےٰ کے مسیح کے یہ غلام باوجود ان سب مصائب کے خیر و عافیت کے ساتھ اس قید خانہ سے رہا کئے گئے۔ اس کے بعد بھی عوام کی طرف سے بائیکاٹ اور دیگر مختلف مصائب اور تکالیف کا سلسلہ برابر جاری رکھا گیا۔ لیکن یہ جماعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اخلاص اور قربانی میں برابر ترقی کرتی رہی۔ اس جماعت کے اکثر احباب موصی ہیں اور اللہ تعالےٰ نے ان کو باعزت اور وافر رزق سے حصہ عطا فرمایا ہے اسی طرح وانا سگرا جو ڈسٹرکٹ تاسک ملایا کا ایک موضع ہے اور جس کی اکثریت احمدی ہے اس جماعت کے افراد کو بھی محض احمدیت کے باعث متواتر مظالم کا نشانہ بننا پڑا۔ ۱۹۵۲ء سے ۱۹۶۰ء تک یہ گاؤں دارالاسلام والوں کے مظالم کا تختہ مشق بنا رہا۔ یاد رہے کہ دارالاسلام کی تحریک وہ تھی جو اسلام کے نام پر قتل و غارت اور لوٹ مار کو عین اسلام سمجھتی تھی) دو مرتبہ اس گاؤں کو جلایا گیا۔ متعدد بار ان کے اموال لوٹ کر انہیں خالی ہاتھ گاؤں چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔ مالی نقصان کے علاوہ یہاں جماعت کو جانی قربانیاں بھی دینی پڑیں۔ مگر یہ مخلص جماعت پورے عزم اور استقلال اور صبر سے ہر مصیبت کا مقابلہ کرتی رہی۔ اللہ تعالےٰ نے جہاں اُن کے ایمان اور اخلاص میں بے حد ترقی عطا فرمائی وہاں ان کو دنیاوی رنگ میں بھی کسی سے پیچھے نہیں رکھا۔ اسی طرح چی آنجور کے نواحی علاقہ میں بھی۔ دارالاسلام والوں نے محض احمدیت کی وجہ سے احمدیوں کو شہید کیا مگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان کے پایہ استقلال میں کبھی کوئی ڈگمگاہٹ پیدا نہیں ہوئی۔ اس دورہ کے موقع پر تقریباً ۲۷ افراد نے احمدیت قبول کی۔ بیعت کرنے والوں میں سے دو تین کا ضمناً ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ بانڈونگ میں پریس کانفرنس کے موقع پر جو ایک دوست کے گھر پر منعقد کی گئی تھی ایک عیسائی دوست نے بیعت کی۔ یہ چند ماہ سے زیرِ تبلیغ تھے لیکن مسلمان ہونے پر ابھی یہ آمادہ نہ تھے لیکن اس موقع پر پریس کانفرنس کے معاً بعد انہوں نے خواہش کی کہ میری ابھی بیعت لے لی جائے چنانچہ ان کی بیعت لی گئی اور مزید اس کا یہ فائدہ بھی ہوا کہ پریس کے جملہ نمائندگان نے بھی بیعت کا نظارہ دیکھا اور بیعت کے الفاظ سُنے۔

دوسرا بیعت کا واقعہ جس کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ بانڈونگ میں ایک بڑے تاجر کی بیعت کا واقعہ ہے۔ ان کے ایک لڑکے اور ان کی بیوی نے تین ماہ قبل بیعت کی تھی لیکن یہ صاحب ابھی مائل نہ تھے۔ بانڈونگ میں جمعہ کا خطبہ میں نے دیا جس میں یہ موجود تھے جمعہ کے بعد مجھ سے ملے تو میں نے ان سے عرض کی کہ آپ دعا اور استخارہ کریں اللہ تعالےٰ آپ کو انشراح عطا فرمائے گا۔ چنانچہ دوسرے ہی روز انہوں نے بیعت کرنے کی خواہش کی اور ان کی بیعت لی گئی۔ یہ صاحب بااثر ہیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ جو ان سے قبل احمدی ہو چکی تھیں جنرل امیر محمود کی اہلیہ کی بہن ہیں اور ان کی بیعت کی وجہ سے جنرل صاحب کے رویہ میں بھی خوشگوار تبدیلی نظر آتی ہے۔ تیسرا بیعت کا واقعہ جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ مرتولو صاحب کی اہلیہ صاحبہ کا ہے۔ مرتولو صاحب گزشتہ چند سال سے احمدی ہیں اور اسسٹنٹ اٹارنی جنرل کے عہدہ پر فائز ہیں۔ بہت مخلص دوست ہیں لیکن ان کی اہلیہ صاحبہ نہ صرف یہ کہ احمدی نہ ہوئیں بلکہ وہ احمدیت کے متعلق کوئی بات سُننے کے لئے بھی تیار نہ تھیں اور اس بات کا ان کے شوہر محترم پر بہت اثر تھا کیونکہ ان کی بیوی کا رویہ معاندانہ اور متعصبانہ تھا اور اس طرح وہ سمجھتے تھے کہ اس وجہ سے وہ جماعت کی بہت سی خدمات سے محروم رہتے ہیں۔

امسال جب مرکزی عہدیدارانِ اعلےٰ کے انتخابات ہوئے تو مسٹر مرتولو صاحب جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے پریذیڈنٹ منتخب ہوئے۔ میں جب جاکرتہ پہنچا تو میں نے مرتولو صاحب سے پوچھا کہ اب آپ کی بیگم کا احمدیت کے متعلق کیا رویہ ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ اُسی طرح کی سختی ہے اور وہ اس طرف بالکل مائل نہیں میں نے ان سے کہا کہ آپ فکر نہ کریں میں بھی حسبِ توفیق دعا کروں گا آپ بھی دعا کریں مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ میرے اس دورہ کے دوران ہی اُن کو بیعت کی توفیق عطا فرمائے گا۔

باہر کی جماعتوں کے دوروں کے بعد جب میں جاکرتہ واپس آیا تو اگلے دن رات کے کھانے کی دعوت مرتولو صاحب کے ہاں تھی وہ صبح مجھے ملنے آئے اور آتے ہی کہا کہ میری بیوی نے از خود بیعت کی خواہش کی ہے اس شرط پر کہ آپ آج شام جب کھانے پر آئیں گے تو وہاں ان کی اور بچوں کی بیعت لے لیں۔ مرتولو صاحب کے چہرہ پر اس قدر خوشی اور طمانیت کے آثار تھے کہ ان کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔

(باقی)

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر آب خدا تعالےٰ کے فضل سے روبہ صحت ہیں لیکن خاکسار چند روز سے بوجہ انفلوئنزا بیمار ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ ہم دونوں کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرماویں۔

(صوفی) خدا بخش عبد زیروی۔ ربوہ

اعلان برائے دورہ جات لجنات تحصیل لائلپور ضلع لائلپور

تحصیل لائلپور میں واقع تمام لجنات کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۶ جنوری ۶۹ء سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے تحصیل لائلپور کی تمام لجنات کا کام دیکھنے کے لئے اور لجنہ کے چندہ جات کی وصولی کے لئے سید نذیر احمد شاہ صاحب کو بھجوایا گیا ہے۔

تمام لجنات کی عہدہ داران ان کے ساتھ تعاون فرمائیں۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ہمیشہ یاد رکھیئے

احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا۔ الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اسے ہمیشہ یاد رکھیئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

مسیح کی آمدِ ثانی کا عیسائی دُنیا میں انتظار

علاقہ سرحد کی مسیحی جماعتوں اور مسیحی سکولوں کے لئے یونائیٹڈ پریسبیٹیرین چرچ کوہاٹ کی درخواست پر . . . . . ایک "علم الٰہی" کا مختصر قاعدہ لکھا گیا ہے۔ جس کے مصنف ڈیورنڈ ولیم صدر لیڈر اور مترجم دلی۔ کے عاصم ہیں۔ اسکے صفحہ ۱۸۰ و ۱۸۱ پر مسیح کے دنیا میں واپس آنے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے :۔

I "متی باب ۲۴ ز

"خدا کے کلام میں مسیح کی دوسری آمد پہلی آمد سے کہیں زیادہ بیان کی گئی ہے۔ پرانے عہدناموں کا یہ لب لباب ہے خود مسیح نے بھی اپنی دوسری آمد کی متواتر گواہی دی۔ بائیبل دوسری آمد کے بیان سے بھری پڑی ہے۔

اس میں بلاشک ہمارے لئے یہ نہایت اہم بات ہے کہ دوسری آمد کے بارے میں جانیں۔

II دوسری آمد کے کیا معنے ہیں۔

اُس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ شخصی اور ظاہر طور پر آئیگا (اعمال ۱/۱۱) "اے گلیلی مردو! تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہو۔ یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اٹھایا گیا ہے۔ اسی طرح پھر آئیگا جس طرح تم نے اسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے"

(نہ ہی کوئی آسمان پر گیا اور نہ ہی آسمان سے آئے گا)

III مسیح دوبارہ کیوں آ رہا ہے؟

وہ حلیمی اور صبر و برداشت کی حالت میں آیا تاکہ انسان کو چھڑائے! دوسری دفعہ وہ بادشاہ کی حیثیت سے آئیگا۔ تاکہ آدمیوں کی عدالت کرے۔ راستبازوں کو ناراستوں سے جدا کرے اور آخری جلالی بادشاہی قائم کرے۔

IV وہ کب آئے گا؟

"لیکن اس دن اور اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا نہ آسمان کے فرشتے۔ نہ بیٹا۔ مگر باپ۔ بائیبل اس بارے میں کافی کچھ بتاتی ہے۔

کہ وہ ہمارے ایمان کے مطابق آئیگا تاکہ ہمارا ایمان کامل ہو۔ نہ کہ اس لئے کہ ہمارا تعجب جاتا رہے۔

حالانکہ ہم اس دن اور گھڑی کو نہیں جانتے۔ تاہم ہمیں پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ اب وہ دن نزدیک ہے کیونکہ اس دن کے آنے کی خاص نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔

۱۔ تموتھی ۴: ۱ بعض ایمان سے گمراہ ہو جائیں گے"

یعقوب ۵: ۱-۹ لوگوں کو دولت جمع کرنے کی دھن ہوگی۔

متی ۲۴: ۱۴ خوشخبری کی منادی عام ہوگی۔

یہودی جو مسیح پر ایمان نہیں رکھتے اپنے ملک کو واپس لوٹیں گے۔ ان کے علاوہ اور کئی نشانات بتلائے گئے ہیں (مری پڑیگی۔ بھونچال آئینگے جنگیں ہونگی) اب ہمیں کوئی بھی ایسی بات نظر نہیں آتی۔ جو اس کو کسی وقت آجانے سے روکے۔

خدا ہمیں حوصلہ دیتا ہے۔ کہ اس دن کا انتظار کریں ہمیں منتظر اور امیدوار ہونا چاہیئے۔

یہ ایمان کہ وہ آنے والا ہے ہمارے لئے ایک زبردست محرک ہے کہ ہم اسی کے لئے زندگی بسر کریں تاکہ اس کے لئے تیار پائے جائیں

دُعا:۔ خداوند خدا ہماری مدد کر۔ کہ تیرے بیٹے کی دوسری آمد کے لئے تیار رہیں۔ ہمیں منتظر اور امیدوار رکھ ہماری مدد کر کہ بلا ناغہ خوشخبری کی منادی کریں تاکہ مسیح کے آنے سے پہلے جتنے لوگ بھی ممکن ہو سکے اپنا نجات دہندہ قبول کر لیں۔ ہم یہ مانگتے ہیں یسوع مسیح کے نام میں۔ آمین۔

بعض کا خیال ہے کہ دوسری آمد سے مراد موت کے وقت مسیح کا ہمارے پاس آنا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ مسیح دوسری بار آچکا ہے جبکہ پاک روح آیا۔ لیکن کلام کا مطلب اس سے زیادہ ہے صاف ۲ کہا گیا ہے کہ جس طرح وہ آسمان پر چڑھا اسی طور سے آئیگا اُس جلالی جسم کے ساتھ آئیگا جس میں وہ اب آسمان پر ہے اور ہر ایک آنکھ اسے دیکھیگی۔

اب وہ نجات دہندہ کی حیثیت سے نہیں بلکہ منصف کی حیثیت میں آئیگا اب وہ سارے کام کی تکمیل کے لئے آئیگا جو اس نے دنیا میں رہ کر کیا یعنی گناہ۔ شیطان اور موت کو تباہ کرنے اور راستی کی نئی بادشاہی قائم کرنے آئیگا یہ سچ ہے کہ ہمیں اس کی آمد کا دن اور گھڑی معلوم نہیں لیکن ہمیں بتایا گیا ہے۔ کہ وہ ایسے وقت پر آئے گا۔ دیکھئے آیات ۱ تھسلنیکی ۵: ۱-۵ ۲ تموتھی ۳: ۱-۵ لوقا ۱۸: ۸ یعقوب ۵: ۷-۹

حضرت مسیح موعود کیا خوب فرماتے ہیں :۔ ؎

وقت ہے وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا
آنیوالا آچکا مبارک ہیں وہ جو اس کو مان کر اپنی عاقبت کو سنوارتے ہیں۔

(مرسلہ حاجی محمد ابراہیم خلیل عفی اللہ عنہ رہائش بنجارہ کالونی ملتان)

اطمینان قلب کس طرح حاصل ہو سکتا ہے؟

ملک رفیق احمد صاحب ربوہ

ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ کہ اُسے اطمینانِ قلب حاصل ہو۔ کیونکہ بے اطمینانی انسان کو پریشان اور مغموم رکھتی ہے ـــــ انسان ایک خاص مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ یہ مقصد ایسا ہونا چاہیئے جس کو انسان سعی اور کوشش سے حاصل کر سکے۔ اس میں کوئی ایسی شرط نہ ہو۔ جو بعض انسانوں میں پائی جاتی ہو۔ اور بعض میں موجود نہ ہو۔

قرآن مجید اسرار الٰہی کا خزانہ ہے اور اس میں علوم و معارف کا بحرِ ذخار موجود ہے اس میں روحوں کی تشنگی کو دور کرنے اور اطمینان قلب کے حصول کا طریق بتایا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ۔

یعنی انسان کو اللہ تعالےٰ کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

اطمینان اور سکون اُسی وقت حاصل ہو سکتا ہے۔ جب وہ مقصد حاصل ہو جائے جس کا حاصل کرنا کسی کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہو طالبعلم سارا سال کوشش کرتا ہے اور جب امتحان میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اُسے خاص طور پر اطمینان سکون اور راحت نصیب ہوتی۔ اسی طرح انسان کے لئے ایک خاص مقصد عبادت قرار دیا گیا ہے۔ اور اس مقصد کے حصول کی خواہش روحوں میں رکھی گئی ہے۔ جب روح انسانی اس میں کامیاب ہو کر عباد اللہ میں داخل نہیں ہو جاتی اس میں بے اطمینانی اور پریشانی اور بے چینی رہتی ہے۔

اسی مفہوم کو قرآن مجید میں ایک اور جگہ بیان کیا گیا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

یعنی اللہ تعالےٰ کا ذکر ہی اطمینان قلب کا باعث ہوتا ہے ـــــ یہاں اللہ تعالیٰ نے ذکر کو اطمینان قلب کا باعث قرار دیا ہے اب ہم ذکر کی تشریح کے لئے دوسری آیات کو دیکھتے ہیں۔ قرآن مجید میں نماز کے فوائد کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ

کہ اللہ تعالےٰ کی یاد یقیناً اور سب کاموں سے بڑی ہے یہاں نماز کو ذکرِ الٰہی قرار دے کر یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی یاد سب کاموں سے بڑا کام ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے :

"نماز سے بڑھکر کوئی وظیفہ نہیں کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے۔ استغفار ہے درود شریف ہے۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۳۱)

نماز اذکار الٰہی کا مجموعہ ہے گویا اطمینان قلب کا سب سے بڑا ذریعہ نماز کا قیام ہے اطمینان قلب کے لئے نماز سے بڑھکر اور کوئی وظیفہ نہیں اور کوئی ایسا ذریعہ نہیں جو نماز سے بہتر ہو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"اطمینان و سکینت قلب کے لئے نماز سے بڑھکر اور کوئی ذریعہ نہیں۔ لوگوں نے قسم قسم کے ورد اور وظیفے اپنی طرف سے بنا کر لوگوں کو گمراہی میں ڈالی رکھا ہے . . . . میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے" (ایضاً)

نماز اللہ تعالےٰ کے حضور انسان کے عبد ہونے کا ثبوت ہے۔ گویا عملی طور پر اپنی اطاعت کا اظہار کیا جاتا ہے اور اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"انسان کا کمال یہ ہے کہ دنیوی کاروبار میں بھی مصروف رہے اور پھر خدا کو بھی نہ بھولے"۔

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۱۶)

اور اس کے قائم کرنے میں غفلت اور سستی سے کام نہ لیا جائے کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتا ہے اور دعاؤں اور قبولیت میں فاصلہ بڑھ جاتا ہے خدا کرے کہ ہماری نمازوں میں خشوع و خضوع پیدا ہو تاہم اس حقیقی مقصد کو پا سکیں جس کے لئے انسان کی تخلیق کی گئی ہے۔

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں اپنے موعودہ عطیہ کی سو فیصدی ادائیگی کر دی ہے اللہ تعالیٰ ان مخلصین کو اپنے دینی اور دنیوی انعامات سے سرفراز فرمادے۔ آمین۔

نمبر شمار			
۱	مکرم مولوی عبدالرحمان خان صاحب مولوی فاضل کلکی نوشہرہ جھنگ	.. —	۵۰
۲	" عبدالغنی صاحب باٹا پور لاہور	.. —	۵۰
۳	" سید مبشرات احمد صاحب سابق لورالائی حال بہاولپور	.. —	۱۵۰۰
۴	" مبارک احمد صاحب زعیم فیکٹری ایریا ربوہ	.. —	۵۰
۵	مکرمہ مظفر بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا محمد یعقوب صاحب	" " " .. —	۱۰
۶	مکرم شیخ خادم حسین صاحب " " .. —		۴۰۰
۷	مکرمہ محترمہ اہلیہ صاحبہ " " " ۵۰ —		۲۷
۸	ڈاکٹر پیرزادہ گل حسن صاحب فیکٹری ایریا ربوہ	.. —	۱۵۰
۹	مکرم نصر اللہ خاں صاحب ابن مکرم سعد اللہ خاں صاحب	.. —	۱۰
۱۰	" منزی نذیر احمد صاحب امرتسری " " .. —		۲۰
۱۱	" چوہدری فقیر محمد صاحب غلام محمد آباد لائلپور	.. —	۱۰۰
۱۲	" زوجہ ناصر احمد صاحب " .. —		۱۵۱۷
۱۳	" شیخ فضل حسین " .. —		۱۰۰۰
۱۴	" رشید احمد صاحب زرعی یونیورسٹی " — —		۳۰۱
۱۵	" منشی محمد خان صاحب انصاف کمپنی " " .. —		۱۰۰
۱۶	" شیخ طاہر احمد صاحب " .. —		۵۰
۱۷	" محمد رمضان صاحب چک ۲۱۹ گنڈا سنگھ والا ڈب .. —		۱۰
۱۸	" علی احمد صاحب " " " .. —		۱۵
۱۹	" عبداللہ صاحب " " " .. —		۱۰
۲۰	" غلام حسن صاحب " " " .. —		۱۵
۲۱	" غلام رسول صاحب " " " — —		۱۰
۲۲	" میاں ظہور احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ و محترمہ بی بی صاحبہ دودہ ضلع ہزارہ .. —		۱۰۵
۲۳	" لنگر خان صاحب " " .. —		۱۰
۲۴	" سراج دین صاحب " " .. —		۲
۲۵	" ملک سلطان علی صاحب " " .. —		۲۰
۲۶	محترمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ منظور احمد صاحب " .. —		۱۰
۲۷	" نصرت جہاں صاحبہ بنت نواب مسعود احمد خاں صاحب دارالصدر غربی الف ربوہ .. —		۱۰۰
۲۸	مکرم چوہدری عبدالک خاں صاحب سوئی گیس فیلڈ زیکیٹ آباد .. —		۱۵۰
۲۹	" " سردار خاں صاحب چک ۲۱-۲۲ جنوبی سرگودھا .. —		۱۰۵
۳۰	محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری سردار خاں صاحب .. —		۴۰

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

باورچی کی ضرورت

دارالضیافت ربوہ ایسے باورچی کی ضرورت ہے جو ہر قسم کے کھانے پکانے کی اچھی مہارت رکھتا ہو۔ مرکز سلسلہ میں اپنے بچوں کی دینی تربیت کی خاطر درکار اس آسامی پر ملازمت کے خواہشمند احمدی باورچی اپنی درخواستیں اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ افسر دارالضیافت کے نام ۲۵/۹ تک بھجوادیں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جاوے گی۔ درخواست میں مندرجہ ذیل کوائف بھی درج کریں۔

۱ جادین۔ (۱) عمر (۲) تجربہ (۳) کم از کم تنخواہ مطلوبہ

(افسر دارالضیافت)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم ڈاکٹر شمس الدین صاحب معلوی ایک ہفتہ اعصابی تکلیف سے بیہوش رہنے کے بعد ۸۰ سال کی عمر پاکر بقضائے الٰہی ۱۲/۹ بروز اتوار ۳½ بجے شام انتقال فرما گئے۔ ان للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ، سات لڑکیاں اور تین لڑکے چھوڑے ہیں۔ دو لڑکیاں شادی شدہ ہیں والد صاحب حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ نومسلم صحابیؓ کے داماد تھے حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلے میں شامل ہوئے تھے۔ پھر کچھ عرصہ جماعت سے علیحدہ رہ کر دوبارہ ۶۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت مبائعین میں شامل ہو گئے تھے۔

میں تمام احباب جماعت اور خصوصاً محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائلپور کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔ وہ وفات کی خبر سنتے ہی ہمارے گھر تشریف لے آئے۔ اپنے سامنے تکفین و تدفین کروائی اور نماز جنازہ بھی خود پڑھایا۔ دیگر تمام انتظام بھی آپ کے ارشاد کے ماتحت ہی سرانجام پائے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ڈاکٹر بشیر الدین شاہد۔ بھورا گلی۔ بھوانہ بازار۔ لائلپور)

(۲)

۲۶ رمضان المبارک کو میری بڑی بہن انور بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری صاحب چھٹہ تقریباً تین گھنٹہ کا تھا منا بیٹا چھوڑ کر اس دنیائے فانی کو چ کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عمر وفات کے وقت ۲۰ سال تھی۔ ان کی اچانک موت ہمارے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔ مرحومہ نہایت سادہ طبیعت اور نیک سیرت تھیں انسانی ہمدردی کا خاص جذبہ رکھتی تھیں۔ تین لڑکیاں اور تین لڑکے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے معصوم بچوں کا خود حامی و ناصر ہو اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔

بشریٰ متین بنت چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم
آف موسے والا ضلع سیالکوٹ

درخواستہائے دعا

۱۔ میری چھوٹی ہمشیرہ صاحبہ شدید بیمار ہیں میں خود بھی بعض پریشانیوں میں گھرا ہوا ہوں۔ جملہ بہنوں اور بھائیوں سے عاجزانہ دعاؤں کی استدعا ہے۔

اقبال احمد ایم اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ
راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخاں

۲۔ میرے والد شیخ محمد ایوب صاحب آف چنیوٹ ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ڈاکٹری تحقیق کی رو سے ان کا دل بڑھا ہوا ہے۔ احباب ان کی مکمل صحتیابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (نجیب ارشد)

۳۔ میری ہمشیرہ عزیزہ امۃ الحمید ایم اے بیگم قریشی عبدالرشید صاحب ظفر ویلفیئر آفیسر حال مڈل سیکس۔ لندن قریباً ایک سال سے بیمار ہے۔ اب تیسری مرتبہ گردے کے اپریشن کے لئے ہسپتال میں داخل ہوئی ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار امۃ السلام اہلیہ شیخ محمد ایوب چنیوٹ

قومی ارتقاء اور سربلندی کیلئے

خدمت خلق کا جذبہ فزوں ہونا چاہیئے

ایک اچھے شہری کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ تمام افراد کے درمیان تنظیم کی روح موجود ہو۔ معاشرے میں بعض ایسے افراد بھی موجود ہوتے ہیں جو زندگی کے بعض مرحلوں میں اپنے اور غیروں کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ لیکن ان میں تنظیمی روح موجود ہو تو مجموعی حیثیت سے معاشرے کی بہتری میں کوئی فرق نہیں آنے پاتا۔ اسلام نے جہاں شخصی اخلاق کو سنوارنے کا حکم دیا ہے۔ قومی اخلاق کے درست رکھنے اور معاشرے کی اصلاح کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔ فرض کیجئے قوم کے چند افراد بگڑ گئے، بداخلاقی میں مبتلا ہو گئے۔ لیکن اس کے اکثر افراد اچھے اور با اخلاق ہوں۔ برائی کا صحیح احساس رکھتے ہوں کہیں سے برائی سر اٹھائے اس کو کچل دینے کی طاقت رکھتے ہوں تو وہ ایک عظیم قوم ہے۔ اس کی برتری اور اقبال مندی کا ہر شخص اعتراف کرنے پر مجبور ہے۔ اگرچہ قوموں میں قومی اخلاق ہی کی شہرت ہوتی ہے لیکن قومی اخلاق اس وقت تک نہیں بن سکتے جب تک ہر شخص اپنی اخلاقی ذمہ داری کو محسوس نہ کرے۔ ہر شخص کو اپنی اخلاقی ذمہ داری کا احساس ہو جائے۔ تو ہر شخص میں باہمی تعاون، ہمدردی، اور خدمت دل سوزی کا جذبہ ابھرنا بھی ضروری ہے۔ اسی کی مختصر تعبیر "خدمت خلق" ہے جو نہایت ہی شریف انسانی جذبہ ہے۔ جس سے قومی ارتقاء اور قومی سربلندی وابستہ ہے۔

دنیا کی قدیم اصلاحی تاریخ بتاتی ہے کہ اسی جذبہ نے بارہا بگڑی دنیا کو سنوارا اور گرتی قوموں کو سنبھالا ہے اس جذبہ کے بغیر نہ انسانیت کی تعمیر ہو سکتی ہے اور نہ دنیا کی بے چینیوں کا کوئی علاج۔ خدمت خلق کا ایسا وسیع مفہوم ہے جس میں دل کے اخلاص سے لے کر ہاتھ پاؤں کی حرکت تک ہر وہ عمل داخل ہے جو مخلوق کی بھلائی کے لئے سوچا اور کیا جائے مومن جو بھی عمل کرے خواہ اپنے اہل و عیال اور عزیزوں اور رشتہ داروں کی خبر گیری کے سلسلے میں یا محتاجوں کی مدد کرنے میں یا مخلوق کی خدمت کے عام کاموں میں یا دین کی اشاعت اور جہاد کے مقاصد میں اگر وہ اللہ کے قانون کے خلاف نہ ہو اور خالص اللہ کی رضا کے لئے ہو تو یہ بھی خدمت خلق کا ہی ایک شعبہ ہے جس شخص کا دل اس جذبہ سے خالی ہوتا ہے اس کی نظر اخلاق کے اعلیٰ مقاصد پر نہیں ہوتی۔ وہ صرف اپنی ذاتی منفعت اپنے سامنے رکھتا ہے۔ اس کا سوچنا اور عمل کرنا صرف اپنے ہی فائدے کے لئے ہوتا ہے اس کی نظر محدود ہوتی ہے۔ قوم و ملت اس کے سامنے نہیں ہوتی نہ اس کے دکھ درد کا اسی کو کوئی احساس ہوتا ہے اپنے ملنے والوں سے اسلام کا یہ مطالبہ ہے کہ وہ اپنی انفرادی ضرورتوں کے ساتھ اجتماعی فرائض اور حقوق کو بھی یاد رکھیں جب تک دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دینے کا جذبہ نہیں ابھرے گا۔ قومی مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ خود غرضانہ اخلاق اور اسلام کے مخلصانہ اخلاق میں زمین و آسمان کا فرق ہے اسلامی اخلاق کی روح اخلاق للہیت، خدا پرستی اور بے لوث جذبۂ خدمت ہے اور خود غرضانہ اخلاق کی بنیاد، مفاد پرستی خود غرضی نفسانیت اور خدا فراموشی ہے

اسلام کا ابتدائی دور نہایت ہی غریبی بے چارگی کا دور تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد سب سے پہلے صحابہ کے درمیان باہمی برادرانہ تعلقات کے ذریعے اسی خدمت خلق کی مثال قائم فرمائی۔ جس کو اصطلاح میں مواخات کہا جاتا ہے تاکہ پوری قوم کی سیرت اعلیٰ انداز میں ڈھل جائے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آئے دن اکثر و بیشتر کھانے پینے گردہ پر باری باری غریبوں کی ضرورتوں کا بار ڈالتے رہے۔ ان کی امداد کی طرف صاحب استعداد کو متوجہ کرتے رہے۔

یہ حقیقت ہے کہ اپنے جماعتی کردار سے انسانیت کو فیض پہنچانا اور نیک تدبیریں کرنا اسلام کی ایک ضروری تعلیم ہے اور اس کا مطمح نظر ہے کہ مسلمانوں کا ایک ایک فرد انسانی حقوق کا محافظ اور نگران ہو۔ ہر اچھی اور نیک خدمت کا فریضہ انجام دے حدیث میں ارشاد ہے تم میں سے ہر ایک رکھوالا ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری سے متعلق سوال ہوگا۔ ہر ایک سے پوچھا جائے گا۔ تمہارے سپرد جو لوگ کئے گئے تھے تم نے ان کے حقوق کی حفاظت کی ان کے آڑے وقتوں میں کس طرح کام آئے۔ ان کی مصیبتوں میں کیا امداد کی، ان کی تربیت کا کیا انتظام کیا۔ ان کی دینی اور دنیوی سرپرستی کا فرض کس طرح انجام دیا۔ اگر شوہر تھے تو بیوی کے حق کی حفاظت کس طرح کی باپ تھے تو اولاد کی پرورش کس طرح کی۔ اگر بھائی تھے تو بہنوں اور چھوٹے بھائیوں کے ساتھ کیا حسن سلوک کیا۔ اگر آقا و مالک تھے تو ملازموں اور بردستوں پر کہاں تک شفقت کی۔ کیا مظلوم کی حمایت کی، ظالم کا ہاتھ پکڑا۔ کمزور دلوں کی مدد کی۔ یتیموں پر احسان کیا۔ بیواؤں پر رحم کیا ناداروں کی ناداری دور کی۔ بخاری و مسلم میں ارشاد ہے جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہے اللہ اس کی ضرورت پوری کرنے میں لگا رہے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی کسی مصیبت کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مصیبتوں میں سے کسی مصیبت کو دور فرمائے گا۔ اور یہ بھی فرمایا اللہ اپنے بندہ کی مدد میں اس وقت تک رہتا ہے۔ آپ نے ایک موقع پر فرمایا اگر کچھ اور نہ ہو سکے تو بے کس حاجت مندوں کی مدد ہی کیا کرو۔ یہ بھی فرمایا بھولے بھٹکے کو اور کسی اندھے کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے یہ بھی ارشاد ہے کہ جو شخص راستہ چلتے میں کوئی کانٹا راستہ سے ہٹا دے تو اللہ تعالیٰ اس کے اس کام کی قدر کرتا ہے۔ اور اس کے گناہ معاف کرتا ہے غرض یہ اسلام کا تکمیلی کارنامہ ہے کہ اس نے اپنے پیروں کو یہ بات سمجھا دی کہ "خدمت خلق" ایک ایسا انسانی فریضہ ہے جس پر اسلامی اجتماعیت کا قیام ہے اور شعور انسانی کا ایک اونچا مقام ہے"

(ماخوذ)

زکوٰۃ کی ادائیگی
اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیہ نفوس کرتی ہے

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم کے ساتھ میرے بڑے بیٹے رشید علی خان ولد کیپٹن ہادی علی خان (مرحوم) کو ایک بیٹے سے نوازا ہے۔ دعا کریں کہ یہ گوہر اسعدیت، خاندان، اور ماں باپ کے لئے باعث رحمت ہو۔ آمین۔ (بیگم ہادی علی خان مرحوم)

ضروری اطلاع

ہم بڑی مسرت کے ساتھ بھائیوں بہنوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ ہمیں ۲۰ سال پرانی موذی مرض بواسیر تھی ہم نے خاندان اللہ

مندیافتہ پاکستان حکیم حاکم علی قاسم علی

ماہر بواسیر۔ کھڈیاں خاص تحصیل قصور ضلع لاہور

سے علاج کرا کر شفا پائی اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز کو بواسیر کی مرض ہو تو بغیر خوف کے صرف چار گھنٹہ میں مکمل اور بغیر تکلیف کے مسے نکلوا کر فائدہ اٹھائیں نوٹ: زنانہ بواسیر اور پوشیدہ امراض کے لئے تجربہ کار عورت کا انتظام ہے، سردار عطاء اللہ خان بی اے

کراچی ۱۸ ناظم آباد ۲-۱/۱ فون نمبر ۶۲۰۳۶

دانت نکلوانا علاج نہیں بلکہ ان کی

موت ہے

مسوڑھوں کی تمام خرابیوں کے لئے

★ "اینٹی پائیوریا" ۔۔۔ ۱۰ روپے

★ دانتوں کے گھسن کے لئے "اینٹی کیریز" ۔۔۔ ۱۰ روپے

ہر قسم دانت درد کے لئے

★ "ٹوتھ کیور" ۔۔۔ ۱ روپیہ

استعمال کریں اور دانت نکلوائے بغیر شفا حاصل کریں۔ تفصیلی معلومات کے لئے کتابچہ مفت طلب کریں

★ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمسٹ گولبازار ربوہ

★ کیور ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ بلال لاہور

درخواست دعا

خاکسار کی لڑکی چند روز سے بیمار ہے۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے اس کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عبدالرحمٰن صابر عرف بابا
کارکن دفتر تعلیم ربوہ

اوکاڑہ میں روزنامہ الفضل

عبدالحکیم صاحب ایجنٹ الفضل

ریل بازار اوکاڑہ سے مل سکتا ہے

اور روزانہ پرچہ گھر پر پہنچانے کا بھی انتظام ہے۔ (منیجر الفضل)

کامل پاکیزگی اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے بغیر حاصل نہیں ہوتی

خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو اور اپنے حالات کو زیادہ سے زیادہ پاکیزہ لوگوں کی طرح بناؤ

۲

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النور کی آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ الخ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"شیطان کا یہ طریق نہیں کہ کوئی خطرناک بات کرنے کے لئے ابتداء میں ہی انسان کو تحریک کرے کیونکہ انسان کی فطرت میں حیاء و شرم کا مادہ رکھا گیا ہے۔ اس لئے جس کام کو انسان صریح طور پر بُرا سمجھے اُس کو فوری طور پر کرنے کے لئے وہ تیار نہیں ہوتا مثلاً شیطان اگر کسی کو سیدھا ہلاکت کی طرف لے جانا چاہے تو وہ نہیں جائے گا۔ ہاں چکر دے کر لے جائے تو چلا جائے گا پس شیطان پہلے ہی کسی بڑی بدی کی تحریک نہیں کرتا۔ بلکہ پہلے چھوٹی برائی کی جو بظاہر برائی نہ معلوم ہوتی ہو تحریک کرتا ہے۔ پھر اس سے آگے چلاتا ہے۔ پھر اس سے آگے۔ حتیٰ کہ خطرناک برائی تک لے جاتا ہے گویا شیطان پہلے ہی گڑھے کے سرے پر لے جا کر انسان کو نہیں کہتا کہ اس میں کود پڑو بلکہ پہلے گھر سے دُور لے جاتا ہے جس طرح ڈاکو گھر کے پاس حملہ نہیں کرتے یا جو لوگ بچوں کو قتل کرتے ہیں وہ گھر کے پاس نہیں کرتے بلکہ اُن کو دھوکہ اور فریب سے دُور لے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں آؤ تمہیں مٹھائی کھلائیں اور جب شہر یا گاؤں سے باہر لے جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اب کوئی دیکھنے والا نہیں تو گلا گھونٹ کر مار دیتے ہیں۔ یہی طریق شیطان کا ہوتا ہے وہ پہلے انسان کو اُس قلعہ سے نکالتا ہے جہاں خدا نے انسان کو محفوظ کیا ہوا ہوتا ہے۔ یعنی فطرت صحیحہ کے قلعہ سے۔ انسان اُس سے باہر چلا جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ کوئی حرج نہیں مگر ہوتے ہوتے وہ اتنا دُور چلا جاتا ہے کہ پھر اُس کا واپس لوٹنا مشکل ہو جاتا ہے اور شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہو کر تباہ ہو جاتا ہے جھوٹے الزامات کے ذکر کے ساتھ یہ نصیحت فرما کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تم یہ نہ کہنا کہ یہ معمولی بات ہے کیا ہوا۔ اگر کسی پر ہم نے زنا کا الزام لگا دیا۔ یا یہ کہ ہم نے تو نہیں لگایا کسی نے ہم کو بات سُنائی اور ہم نے آگے سُنا دی۔ شیطان کا یہی طریق ہے۔ وہ پہلے اپنے پیچھے چلاتا ہے اور آہستہ آہستہ روحانیت اور شریعت کے قلعہ سے دُور لے جاتا ہے اور جب انسان دُور چلا جاتا ہے تو اُس کو مار ڈالتا ہے۔ پس شیطان پہلے تو یہی کرے گا کہ تحریک کرے گا کہ دوسرے کی کہی ہوئی بات بیان کر دو۔ تمہارا اس میں کیا حرج ہے لیکن جب تم ایسا کر لو گے تو پھر خود تمہارے مُنہ سے ایسی بات نکلوائے گا۔ اور جب یہ بھی کر لو گے تو پھر اس فعل کا تم سے ارتکاب کروائے گا پس تم پہلے ہی اس کے پیچھے نہ چلو اور پہلے قدم پر ہی اس کی بات کو رد کر دو۔ تاکہ تم تباہی سے محفوظ رہو۔

پھر فرماتا ہے۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ یُزَكِّیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ

اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی شخص بھی پاک نہ ہو سکتا اللہ ہی ہے جو تم میں سے جس کو چاہتا ہے پاک کرتا ہے۔ "جس کو چاہتا ہے" سے یہ مراد نہیں کہ اندھا دھند کرتا ہے بلکہ یہ کہ جو خدا کا پسندیدہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کے احکام پر عمل کرتا ہے اُسے خدا تعالیٰ اپنا محبوب بنا لیتا ہے اور پاک کر دیتا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ النور صفحہ ۲۸۳، ۲۸۴)

ضروری احتیاط

پرائیویٹ سیکرٹری کا ٹیلیفون نمبر ۵۷ ہے احباب اس امر کا خاص خیال رکھیں اور پرائیویٹ سیکرٹری سے بات کرنے کے لئے غلط نمبر پر فون نہ کریں (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

مجلس مشاورت

انشاء اللہ تعالیٰ اس سال مجلس مشاورت ۲۸-۲۹-۳۰ امان ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۸-۲۹-۳۰ مارچ ۱۹۶۹ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوگی امراء اضلاع اپنے اپنے ضلع کی طرف سے حسب قاعدہ نمائندگان کی اطلاع جلد از جلد دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوائیں۔

جو احباب کوئی امر مجلس شوریٰ میں پیش کرنا چاہتے ہیں وہ اسے حسب قاعدہ اپنی مقامی مجلس میں پیش کر کے مقامی مجلس کی رائے کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں ۲۸ فروری ۱۹۶۹ء مطابق ۲۸ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش تک بھجوا دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

خریداران الفرقان کے لئے ضروری اطلاع

ماہنامہ الفرقان بابت جنوری ۶۹ء جملہ خریداران کے نام آج پوسٹ کر دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ بعض وجوہ سے ذرا تاخیر سے روانہ ہوا ہے۔ اصل تاریخ اشاعت ہر ماہ کی پندرہ تاریخ ہے۔

جن خریداران کا چندہ ختم ہے انہیں قبل ازیں اطلاع دی جا چکی ہے۔ یہ رسالہ ان کے نام وی پی کیا جا رہا ہے۔ ان سے درخواست ہے کہ رسالہ وصول کریں۔ اس رسالہ میں نہایت اہم مضامین ہیں (مینیجر الفرقان ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرے چچا امیر الدین صاحب آف لاہور سبزہ میں دماغی ورم کی وجہ سے عرصہ دو ماہ سے سخت بیمار چلے آ رہے ہیں علاج کے باوجود کوئی آرام نہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے (بشیر احمد لاہور)

۲۔ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو کرامت اللہ صاحب انبالوی مرحوم بعارضہ ورم دکھائی وغیرہ عرصہ ایک ماہ سے علیل چلی آ رہی ہیں۔ ان دنوں طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ اور قارئین کرام کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔ (نعیم احمد عابد ۱۸/۲۱ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ ضلع جھنگ)

۳۔ جلسہ سالانہ کے بعد سے خاکسار بیمار ہے۔ اکثر دن میں اور کبھی وقت رات کو بھی تیز بخار ہو جاتا ہے۔ مزید برآں بعض پریشانیاں بھی لاحق ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور پریشانیاں دُور فرمائے آمین۔ (اللہ بخش شاد۔ بلوچ ربوہ)

ویپڈ انڈر نوٹس

ٹیوب ویل کالونی شاہ جیونہ میں اینٹیں بچھا کر بنائی ہوئی سڑکوں پر گراؤٹنگ کرنے کے لئے ۲۲ جنوری ۱۹۶۹ء بوقت بارہ بجے دوپہر تک مہر بند ٹنڈر مطلوب ہیں۔ دستاویزات ٹنڈر دفتر ہذا سے کسی بھی یوم کار کو دفتری اوقات کے دوران بقیمت ۵/- روپے دستیاب ہیں۔ صرف وہ ٹھیکیدار ٹنڈر داخل کریں جنہیں اس نوعیت کے کاموں کا تجربہ ہے تخمینہ لاگت ۱۰۵۴۲/- روپے ہر ٹنڈر کے ہمراہ مبلغ ۲۲۰/- روپے بطور زرِ پیشگی بصورت ڈسپوزٹ ایٹ کال بحق زید ستھلی پاکستان کے کسی شیڈول بنک سے حاصل کردہ آنا ضروری ہے۔ میعاد تکمیل تیس ۳۰ یوم کسی ٹنڈر کو کلی یا جزوی طور پر وجہ بتائے بغیر منظور یا مسترد کرنے کے جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

ایگزیکٹو انجینئر بلڈنگ کنسٹرکشن ڈویژن
سکاپ لاء (چج دوآبہ) ۴۷ اسٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔

INF (L) 169